پارہ: نمبر 07

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Mehrab Batool
- Sara Bibi
- Javairia Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِهِ الامین

فالعاقبۃ للمتقین اما بعد

فأعوذ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُل عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ 07 :

آج پارہ نمبر سات کریں گے۔

سورۃ المائدہ

شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:83

* جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق کو پہچان کر ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کے قرآن پاک کو سن کے رونا آنسو بہانا یہ بہت ہی بڑی بات ہے۔ صالحین کا طریقہ ہے کہ وہ اللہ کے کلام کو سن کر عاجزی اختیار کرتے ہیں جھک جاتے ہیں دعائیں مانگتے ہیں کہا جاتا

ہے کہ یہ آیات نجاشی کے بارے میں نازل ہوئیں کہ جب ان کے دربار میں سورۃ مریم کی آیات تلاوت کی گئیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی ان میں سب سے اچھی کتاب قرآن پاک نازل فرمائی۔

کہ نہایت ہی عمدہ کلام ہے اس کی آیات آپس میں ملتی جلتی ہیں اور دہرائی جاتی ہیں یعنی بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ ایسی آیات ہیں کہ جب اللہ کی متقی لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کے کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

ایک دوسری حدیث کا مفہوم ہے کہ:

تین افراد کی آنکھیں قیامت کے دن اللہ کے عذاب کو نہیں دیکھ سکیں گی۔ ان میں سے ایک وہ آنکھ ہے جو اللہ کے ذکر سے رو پڑے۔

اللہ کے خوف سے رو پڑے اللہ کا کلام سن کر رو پڑے اور یہ بہت ہی بڑی بات ہے کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی یاد میں آنسو بہائے اپنے گناہوں کو یاد کر کے ندامت سے اللہ تعالیٰ کے سامنے آنسو بہائے تو پھر اللہ تعالیٰ پہاڑوں جیسے بڑے گناہ بھی معاف کر سکتے ہیں مگر آج ہمارا رونا کس چیز کے لیے ہوتا ہے؟ ہمارے تو زیادہ آنسو دنیا اور دنیا کے انسانوں کے لیے ہوتے ہیں لیکن جو اللہ کے بندے ہیں ان کی کھالیں بھی اللہ کے خوف سے کھڑی ہو جاتی ہیں، رونگٹے کھڑے ہو جاتی ہیں کیونکہ کھال سب سے پہلے اثر محسوس کرتی ہے جب بھی ہمیں خوف طاری ہوتا ہے۔ تو جو اللہ کے بندے ہیں وہ جب اللہ کا کلام سنتے ہیں تو ان کی کھالوں کے رونگٹے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کے دل بھی خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور وہ اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

* جب اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پاک پر نازل ہوا تو تم دیکھتے ہو کہ حق کو پہچان کر ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں وہ بول اٹھتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لائے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

آیت نمبر:84

* اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کیوں نہ اللہ پر ایمان لائیں کہ جو حق ہمارے سامنے آیا ہے تو اسے ہم کیوں نہ مان لیں جبکہ ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے گا۔

تو جو ان کے دل میں ایمان ہے اس کی وجہ سے ان کو اللہ تعالیٰ سے امید بھی اتنی اچھی ہے۔

آیت نمبر:85

* ان کے اس قول کی وجہ سے اللہ نے ان کو ایسی جنت میں عطا کی جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

تو جب اللہ سے گمان اچھا ہو گا تو پھر اللہ تعالی اسی گمان کے مطابق انسان کے ساتھ رویہ کریں گے۔

اس لیے اللہ سے اچھا گمان رکھنا چاہیئے اچھی بات پر ہی جنت ملے گی۔

ایک دفعہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سی چیز جنت کو لازم کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بھلی بات کہنا۔ نیکی کی بات کہنا اور لوگوں کو صدقہ دینا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک انسان ایک اچھی بھلی بات کہتا ہے اور وہ اس کو معمولی بات سمجھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ معمولی بات بہت بڑی بات ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ چھوٹی سی اچھی نیکی والی اور بھلی بات کی وجہ سے اس بندے کو اپنی رضا عطا فرما دیتے ہیں

اچھی بات کہنا، بھلی بات کہنا یہ بہت بڑا صدقہ ہے۔

* یہ بدلہ ہے نیک رویہ اختیار کرنے والوں کے لیے۔

آیت نمبر:86 تا 87

* وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا اور ہمیں جھٹلایا تو وہ جہنم کے مستحق ہیں۔

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرلو اور حد تجاوز نہ کرو۔

اب یہ جو حرام حلال کی بات ہے یہ صرف کھانے پینے کی حد تک نہیں بلکہ رشتوں کے لحاظ سے بھی ہے کہ جو رشتے اللہ تعالیٰ نے حرام کیے ہیں کہ ان کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اور اسی طرح کھانے پینے کی چیزوں میں تو بہت ہی زیادہ حلال حرام کی تمیز ہونی چاہیئے۔

* اللہ کو زیادتی کرنے والے سخت ناپسند ہیں۔

آیت نمبر:88 تا 89

* جو کچھ حلال و طیب اللہ نے رزق تم کو دیا ہے اس میں سے کھاؤ پیو اور اس خدا کی نافرمانی سے بچتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

* جو لوگ ویسے ہی قسمیں کھالیتے ہیں اللہ ان پر گرفت نہیں کرتا مگر جو قسمیں تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر ضرور اللہ تم سے مواخذہ کرے گا ایسی قسم کو توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ 10 مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو یا پھر ان دس مسکینوں کو کپڑا پہناؤ یا ایک غلام آزاد کرو اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھا کر توڑ دو۔

تو قسم کھانا اور توڑنا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی قسم کھائے اور پھر وہ قسم کو پورا نہ کرسکے تو ایسی صورت میں اس کو کفارہ دینا ہو گا۔

* اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔

یعنی قسموں کو توڑنا اس کو کوئی معمولی کھیل نہ سمجھو کھیل تماشا نہ بنالو اور جھوٹی قسم کھانا تو بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ جس نے ایک مسواک کے پیچھے جھوٹی قسم کھائی (یعنی اتنی چھوٹی سی چیز کے پیچھے بھی جھوٹی قسم کھالی) تو اس کے لیے آگ کا عذاب ہے

بہت سخت باتیں ہوتی ہیں قسموں کے معاملے میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔

* اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو اس طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لیے واضح کرتا ہے۔

آیت نمبر:90

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہ شراب اور جوا اور بت اور فال نکالنے کے طریقے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو یہ آیت پہنچ جائے اس کے بعد وہ نہ شراب پیے اور نہ شراب کو بیچے شراب جو ہے وہ ام الخبائث ہے۔

خبیث چیزوں کی جڑ ہے اور شرابی کے بارے میں آتا ہے۔

کہ جو شخص شراب پیے تو اس کی پھر 40 دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ شراب پیتے وقت انسان ایمان کی حالت میں نہیں رہتا اور جس شراب پینے کا عادی ہو انسان جو عادی ہو جائے شراب پینے کا وہ جنت میں نہیں داخل ہو گا۔

اسی طرح شراب پینے والا اگر اس کو شراب کی حالت میں موت آجائے اس کے پیٹ میں شراب موجود ہو تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جاہلیت کی موت مرا یعنی وہ حرام موت مرا پھر وہ چاہے مسلمان بھی ہے تو اس کے اسلام اس کے کسی کام کا نہیں ہے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق فرمایا کہ اس کا مفہوم یہ کہ۔

اس کا ہر عمل ملعون ہے۔ یعنی ہر لمحے جتنے بھی لوگ اس میں انوالو ہوں گے شراب کے کام ہیں ان سب پہ لعنت ہے جس کے خریدنے والے پہ بیچنے والے پہ اٹھانے والے پہ پینے والے پہ پلانے والے پہ بنانے والے پہ ہر ایک کے اوپر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

کیونکہ یہ ام الخبائث ہے عقل کے اوپر پردہ پڑ جاتا ہے۔

* اے ایمان والو یہ شراب اور جوابت وفال نکالنے کے طریقے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔

آیت نمبر 91 تا 95

* شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی پیدا کرے اور تمہیں اللہ کی یاد سے روکے اور نماز سے روک دے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے۔

* اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو اور باز آجاؤ لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول پر تو بس صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اور نیک عمل کرنے لگے انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہ ہو گی بشرطیہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں.

یعنی شراب کی حرمت سے پہلے جو ہو چکا وہ ہو چکا لیکن اب آئندہ سے ان چیزوں کی احتیاط کرنی ہے جو چیزیں حرام ہو گئی ہیں ان سے بچنا ہے.

* اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں پھر جس جس چیز سے روکا جائے اس سے رک جائیں اور جو فرمان الٰہی نازل ہو اسے مانیں اور تقویٰ کا رویہ اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ ایسے ہی نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے.

* اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ تمہیں اس شکار کے ذریعے سے سخت آزمائش میں ڈالے گا جو تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں ہوں یہ دیکھنے کے لیے کہ اللہ جان لے تم میں سے کون اس سے غائبانہ ڈرتا ہے پھر جس نے اس نصیحت کے بعد اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے تجاوز کیا اس کے لیے دردناک سزا ہے۔

* اے لوگو! جو ایمان لائے ہو احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر ایسا کر گزرے تو جو جانور اس نے مارا ہو اسی کے ہم پلہ ایک جانور اسے مویشیوں میں سے نذر دینا ہو گا.

یعنی یہ ایک جو اس نے نافرمانی کی تو اس کے بدلے میں دم ہے کہ جیسا جانور اس نے شکار کیا ہے ویسا ہی اس کو بدلے میں کفارے کے طور پر دینا ہو گا اور احرام کی حالت میں جو شکار منع ہے وہ خشکی کا شکار ہے البتہ جو سمندر کا شکار ہے وہ کیا جا سکتا ہے.

* اسی جانور کی ہم پلہ اپنے مویشیوں میں سے نذر دینا ہو گا جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ قربانی کعبہ تک پہنچائی جائے گی اگر تم یہ نہ پاؤ یا نہ استطاعت رکھتے ہو تو اس گناہ کے کفارے میں چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا یا اس کے برابر روزے رکھنے ہوں گے تا کہ وہ اپنے کیے کا مزہ چکھے جو اللہ کی نافرمانی کی تو پھر اس کا کفارہ دینا پڑے گا پہلے جو کچھ ہو چکا اسے اللہ نے معاف کر دیا لیکن اب اگر کسی نے اس حرکت کو دوبارہ کیا تو اس سے اللہ بدلہ لے گا اللہ سب پر غالب ہے اور بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے۔

آیت نمبر:96

* اللہ نے تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی اسے کھا سکتے ہو اور سفر کے لیے زادراہ بھی بنا سکتے ہو البتہ خشکی کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام کیا گیا ہے۔

خشکی کا شکار اس وجہ سے حرام ہے کیونکہ خشکی پہ تو دوسری چیزیں بھی کھانے پینے کو مل سکتی ہیں اور پھر یہ ایک طرح سے آزمائش بھی ہے احرام کی حالت میں اور کہا جاتا ہے کہ جب یہ حکم نازل ہوا تو اس وقت پرندے اتنے نزدیک آ گئے کہ ہاتھوں میں آ جاتے تھے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش تھی کہ احرام کی حالت میں خشکی کا شکار نہیں کیا جا سکتا۔

* پس بچو اللہ کی نافرمانی سے جس کے سامنے تم سب جمع کیے جاؤ گے۔

تو بار بار اللہ تعالیٰ آخرت کا خوف دلاتے ہیں کیونکہ آخرت کا خوف انسان کو ہر حرام کام سے روک سکتا ہے۔

آیت نمبر:97تا100

* اللہ نے کعبے کو لوگوں کے لیے حرمت والا گھر بنایا اور قیام کا ذریعہ بنایا اور ماہ حرام کو اور قربانی کے جانوروں کو اور کلادوں کو بھی تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ زمین اور آسمانوں کے سب حالات سے باخبر ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔

* خبردار ہو جاؤ اللہ سزا دینے میں بھی سخت ہے اور اس کے ساتھ بہت درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کی رحمت اللہ کے عذاب پر غالب ہے لیکن نافرمانوں کے لیے اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

* رسول پاک پر تو صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے آگے تمہارے کھلے اور چھپے سب حالات کا جاننے والا اللہ ہے۔

* اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو کہ پاک اور ناپاک بہر حال یکساں نہیں ہے خواہ ناپاکی بہتات تمہیں کتنی ہی اچھی کیوں نہ لگے پس اے لوگو جو عقل رکھتے ہو اللہ کی نافرمانی سے بچو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔

تو جو پاک چیز ہے اس کے اثرات بھی پاک ہوتے ہیں اور جو ناپاک چیز ہے وہ تو جہنم میں لے کے جانے والی ہے چاہے وہ ناپاک کلمات ہیں ناپاک سوچیں ہیں ناپاک باتیں ہیں ناپاک کھانا ہے جتنا برا کھانا ہو گا گندا کھانا ہو گا اس سے گندی سوچ بنے گی اور پاکیزہ کھانے سے پاکیزہ سوچ بنے گی تو ہر چیز میں پاکیزگی اختیار کرنی چاہیئے اسی طرح جنت میں جو بیویاں ہوں گی وہ بھی پاکیزہ ہوں گی تو اس جنت سے پہلے ہمیں دنیا میں بھی اپنے لیے پاکیزگی اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

آیت نمبر:101

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو وہ تمہیں ناگوار گزریں۔

کثرتِ سوالات سے منع کیا جا رہا ہے اس سے پہلے ہم نے دیکھا بنی اسرائیل اپنے انبیاء سے کتنے سوالات کیا کرتے تھے اور اس کی وجہ سے وہ مشکل میں پڑ جاتے تھے تو بہت زیادہ سوالات نہیں کرنے چاہییں اس سے انسان کا اپنا دین مشکل ہو جاتا ہے ہاں کچھ اچھے سوالات ہیں جو علم کی کنجی بھی ہیں۔

* لیکن اگر تم انہیں ایسے وقت پوچھو گے جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہو تو وہ تم پر کھول دی جائیں گی اب تک جو کچھ تم نے کیا اسے اللہ نے معاف کر دیا وہ درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔

آیت نمبر:102

* تم سے پہلے ایک گروہ نے اسی قسم کے سوالات پوچھے تھے پھر وہ لوگ انہی باتوں کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہو گئے۔

توجو کثرتِ سوال ہے وہ کفر کی طرف لے جاتے ہیں مشکل میں انسان پڑ جاتا ہے۔

آیت نمبر:103

* اللہ نے نہ کوئی بحیرہ مقرر کیا نہ سائبہ نہ وصیلہ اور نا حام.

یہ مکہ کے لوگوں نے بتوں کی مختلف نام بنائے ہوئے تھے اور پھر یہ ان بتوں کے ناموں کے جانور کو چھوڑ دیتے تھے اور اس کو ذبح نہیں کرتے تھے بس ایسے ہی زندہ چھوڑ دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اللہ کے ہاں ان بتوں کی یاان ناموں کی کوئی حیثیت نہیں ہے اللہ نے نہیں ان کو مقرر کیا۔

* مگر یہ کافر لوگ اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اور ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

آیت نمبر:104

* جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس قانون کی طرف جو اللہ نے نازل کیا ہے اور آؤ پیغمبر علیہ السلام کی طرف تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارے لیے تو بس وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔

لیکن ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ دین کے معاملے میں باپ دادا کی نہیں چلے گی دین کے معاملے میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سننی چاہیئے اور جو بھی نیکی ہو جو بھی کام ہو اسے دلیل کے ساتھ کرنا ہے اور جو باپ دادا کی پرانی رسومات ہیں ان سے خود کو بھی باہر نکالنا اور معاشرے میں بھی اسلام کو پروموٹ کرنا ہے اسی لیے تو آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

* کیا ان کے باپ دادا کچھ بھی عقل نہ رکھتے ہوں اور انہیں سیدھے راستے کی خبر بھی نہ ہو۔

تو لوگوں کی گمراہی کا ایک بہت بڑا سبب باپ دادا اور معاشرتی رسومات ہیں کہ جن کے پیچھے وہ اندھا دھند تقلید کر رہے ہوتے ہیں۔

آیت نمبر:105

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی فکر کرو کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا اگر تم خود راہ راست پر ہو۔

تو دوسروں کو نصیحت تو کی جا سکتی ہے لیکن فکر سب سے زیادہ اپنی کرنی ہے سب سے پہلی ذمہ داری انسان کی اپنے اوپر ہے کہ خود کو ہدایت دے یہ نہیں کہ دوسروں کی ہدایت میں اتنا کھپ جائے کہ اپنی نمازیں قضا ہونی شروع ہو جائیں اور خود کو عمل کرنے کی فرصت ہی نہ ملے دوسروں کو صدقہ خیرات کا حکم دیتا رہے اور اپنی دفعہ میں بھول جائے تو سب سے پہلے فکر اپنی خود کرنی ہے اور اگر کوئی ہدایت کی طرف نہیں آرہا اگر کوئی بات نہیں مانتا تو اس کو اس کے حال پہ چھوڑ دیں۔

* اللہ کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

آیت نمبر:106

* اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور وہ وصیت کر رہا ہو تو اس کے لیے شہادت کا نصاب یہ ہے کہ تمہاری جماعت میں سے دو عدل والے لوگوں کو گواہ بنایا جائے پھر اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آ جائے تو غیر مسلموں ہی میں سے دو گواہ لے لو۔

یہاں سے وصیت کی بھی اہمیت کا اندازہ ہو رہا ہے کہ اگر سفر میں ہو اور مسلم نہیں ہے تو غیر مسلم میں سے ہی دو اچھے لوگوں کو گواہ بنا لو تو جو وصیت ہے وہ بہت زیادہ اہم ہے اسپیشلی اگر ایک بندہ جس کے پاس ایسا مال موجود ہے کہ جو اس کے پیچھے استعمال ہو سکتا ہے تو اس کو لازمی اپنی وصیت کر لینی چاہیے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اس کے پاس اگر مال و دولت ہے تو وہ تین راتیں بغیر وصیت کے گزارے۔

اس کے بعد ہم ایک صحابی کا قول دیکھتے ہیں کہ وہ ہر وقت اپنے پاس ان کی وصیت لکھی ہوئی ہوتی تھی تو سفر میں بھی وصیت لکھی جاسکتی ہے۔

پھر اب جب وراثت کے حق اور قوانین سارے طے ہو چکی ہیں تو پھر وصیت کس لیے۔۔۔ نیکی کے کاموں کے لیے وصیت کرنی چاہیے کہ اگر خود کو موقع نہیں ملا لیکن مال ہے تو وصیت کر دیں کہ کوئی بھی مسجد کے لیے یا فلاں جگہ پہ صدقہ کرنے کے لیے یا تعلیم کو پھیلانے کے لیے قرآن کی تدریس کے لیے ایسے کاموں کے لیے نیکی کے کاموں کے لیے وصیت کی جاسکتی ہے۔

* پھر اگر کوئی شک میں پڑ جائے

یعنی جو وصیت اس نے کی اس کے حوالے سے بعد میں رہنے والے جو میت کے ورثا ہیں ان کو کوئی شک پڑ جائے تو پھر وہ کیا کریں.

* پھر اگر کوئی شک پڑ جائے تو نماز کے بعد دو گواہوں کو مسجد میں روک لیا جائے اور وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم کسی ذاتی فائدے کے عوض شہادت بیچنے والے نہیں ہیں اور خواہ کوئی ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اور نہ خدا واسطے کی گواہی کو ہم چھپانے والے ہیں اگر ہم نے ایسا کیا تو گنہگاروں میں شمار ہوں گے۔

تو یہ قسم انہوں نے مسجد میں کھائی ہے۔

آیت نمبر:107 تا 108

* لیکن اگر پتہ چل جائے کہ ان دونوں نے اپنے آپ کو گناہ میں مبتلا کیا ہے تو پھر ان کی جگہ دو دوسرے لوگ جو ان کی نسبت شہادت دینے کے زیادہ اہل ہوں ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہو اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ حق پر ہے اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی کوتاہی نہیں کی اگر ہم ایسا کریں گے تو ظالموں میں سے ہوں گے۔

* اس طریقے سے زیادہ توقع کی جاسکتی ہے کہ لوگ ٹھیک ٹھیک شہادت دیں گے یا کم از کم اس بات کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کہیں ان کی تردید نہ ہو جائے اللہ سے ڈرو اور سنو اللہ نافرمانی کرنے والوں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے.

تو جو اللہ کی نافرمان ہیں ان سے نیکی کی بھی توفیق ختم ہو جاتی ہے۔

آیت نمبر:109

* جس روز اللہ سب رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا تو وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ علم نہیں۔

ویسے تو انبیاء علیہ السلام ہر امت کے اوپر ہر امت کا جو نبی ہے وہ اپنی امت کا گواہ بنے گا امت کے اعمال کی گواہی دے گا لیکن یہاں پہ وہ کس طرح سے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کچھ علم نہیں، وہ آگے عیسیٰ ابن مریم ان کے لحاظ سے بات ہو رہی ہے۔

* تو وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ علم نہیں اے اللہ آپ ہی تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جانتے ہیں۔

آیت نمبر:110

* پھر تصور کرو اس وقت جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کرو میری اس نعمت کا جو میں نے تمہیں اور تمہاری ماں کو عطا کی تھی میں نے روح القدوس سے تمہاری مدد کی تم گھوارے میں بھی لوگوں سے بات کیا کرتے تھے اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی میں نے تم کو کتاب اور حکمت اور تورات اور

انجیل کی تعلیم دی تو تم میرے حکم سے مٹی کا پتلا پرندے کی شکل کا بناتے اور اس میں پھونک مارتے تھے اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا

یعنی زندہ پرندہ بن جاتا تھا۔

* تم پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتے تھے اور تم مردے کو میرے حکم سے زندہ کر دیتے تھے پھر جب تم بنی اسرائیل کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تو جو لوگ ان میں سے منکر حق تھے انہوں نے کہا یہ نشانیاں تو جادوگری کے سوا کچھ نہیں۔

تو یہ جتنی قومیں ہیں انہوں نے جب حق سے انکار کرنا ہوتا ہے یہ طرح طرح کے الزام لگا دیتے ہیں معجزے دیکھیں گے تو کہیں گے یہ جادو ہے کلام دیکھیں گے کہ یہ شاعری ہے اور یہ جو عیسیٰ ابن مریم کو جتنے معجزات دیے گئے تھے ان کے بارے میں دیکھیں کہ ہر جگہ کیا آ رہا ہے

بعزن اللہ بعزن اللہ

کہ جتنے بھی وہ معجزات دکھاتے تھے وہ اللہ کے حکم سے ہوتا تھا اگر مردے کو بھی زندہ کر رہے ہیں تو وہ اللہ کے حکم سے کریں اللہ کے اذن کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

آیت نمبر:111 تا 112

* میں نے ہی تجھے ان سے بچایا اور جب میں نے حواریوں کو اشارہ کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تب انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم مسلم ہیں۔

* یہ واقعہ بھی یاد رہے کہ جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک دستر خوان اتار سکتا ہے تو عیسیٰ نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

* یہ کس قسم کا سوال کر رہے ہو کیسی فرمائشیں کر رہے ہو۔

آیت نمبر:113 تا 118

* قوم نے کہا ہم بس یہ چاہتے ہیں کہ اس دستر خوان سے کھانا کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ نے جو کچھ ہم سے کہا ہے وہ سچ ہے اور ہم اس پر گواہ ہیں۔

* اس پر عیسی ابن مریم نے دعا کی اے اللہ اے میرے رب ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان نازل کر جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو ہم کو رزق دے اور تو بہترین رازق ہے۔

* عیسی علیہ السلام کی دعا پر اللہ نے جواب دیا میں اس کو تم پر نازل کرنے والا ہوں مگر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا اسے میں ایسی سزا دوں گا جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہو گی۔

* غرض جب یہ ایسا اناج یاد دلا کر اللہ فرمائے گا اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے یہ لوگوں سے یہ کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو خدا بنالو وہ جواب میں عرض کرے گا سبحان اللہ میرا یہ کام نہ تھا کہ میں وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کی عالم ہیں۔

* میں نے ان سے اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ ایک اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا رب میں اس وقت تک ان کا نگران تھا جب تک میں ان کے درمیان تھا پھر جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا تو آپ ان پر نگران تھے اور آپ کو ساری چیزوں پر نگران ہیں۔

* اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ معاف کر دیں تو آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

آیت نمبر:119

* تب اللہ فرمائے گا یہ قیامت کا وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی۔

سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی دنیا میں سچ بولنے والوں کے لیے بعض دفعہ بڑی مشکلات کھڑی ہو جاتی ہیں لیکن قیامت کے دن سچائی ہی فائدہ دے گی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں سچا لکھا جاتا ہے اور یہ سچائی اس کو کہاں تک لے کے جاتی ہے جنت تک، اور جھوٹ برائی کی طرف لے کر جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کی ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے

تو اللہ تعالٰی ہم سب کو سچوں میں سے شمار کریں (آمین)

* یہ وہ دن ہے جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

آیت نمبر:120

* زمین اور آسمان اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان سب کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

سورۃ الانعام

سورۃ الانعام مکی سورت ہے اور یہ ایک ہی دفعہ پوری کی پوری سورت مکہ میں نازل ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو 70 ہزار فرشتے اس کے ساتھ نازل ہوئے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے کہ یہ سورت مکہ میں بیک وقت نازل ہوئی۔

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کی چچازاد بہن اسمہ بنت یزید کہتی ہیں کہ جب یہ سورت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہی تھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے اور میں اس کی نکیل پکڑے ہوئے تھی اور بوجھ کے مارے اونٹنی کا یہ حال ہو رہا تھا کہ ایسے لگتا تھا کہ جیسے ابھی اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:01تا02

* تعریف اللہ کے لیے ہے۔

الحمدللہ

الحمدللہ سے یہ سورت شروع ہو رہی ہے قرآن پاک میں اس سورت کو ملا کے پانچ سورتیں ہیں جو الحمدللہ سے شروع ہوتی ہیں۔

* تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے زمین اور آسمان بنائے روشنی اور تاریکیاں پیدا کیں پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے دعوت حق کو ماننے سے انکار کر دیا دوسروں کو اپنے رب کے برابر ٹھہرا رہے ہیں۔

* وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہارے لیے زندگی کی ایک مدت مقرر کر دی پھر موت کا بھی ایک وقت مقرر ہے اور ایک دوسری مدت اور بھی ہے۔

یعنی جو قبر میں رہنا ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے قیامت کا وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے شدہ ہے۔

* مگر تم لوگ ہو کہ شک میں پڑے ہوئے ہو.

آیت نمبر:03تا04

* وہی ایک خدا آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی وہ تمہارے کھلے اور چھپے سب حال جانتا ہے اور جو برائی یا بھلائی تم کماتے ہو اس سے وہ خوب واقف ہے۔

* لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں جو ان کے سامنے آئی ہو اور انہوں نے اس سے منہ نہ موڑ لیا ہو۔

یعنی ہر نشانی کو دیکھ کر منہ موڑ لیتے ہیں کچھ نشانیاں تو انبیاء علیہ السلام لے کے آئے معجزات کی شکل میں اور کچھ نشانیاں کائنات میں ہر وقت ہمارے سامنے موجود ہیں لیکن جو ان کو نہ دیکھنا چاہے اس کو پھر نظر ہی نہیں آئیں گی۔

آیت نمبر:05 تا 06

* چنانچہ اب جو حق ان کے پاس آیا تو اسے بھی انہوں نے جھٹلا دیا۔

قرآن پاک کو

* اچھا جس چیز کا وہ اب تک مذاق اڑاتے رہے ہیں عنقریب اس کے متعلق کچھ خبریں انہیں پہنچیں گی۔

* کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن کا اپنے زمانے میں بڑا دور دورہ رہا

یعنی بہت ہی ترقی یافتہ قومیں بھی پہلے گزر چکی ہیں اور اللہ تعالی ان کو ترقی کے باوجود ہلاک کر چکے ہیں.

* ان کو ہم نے زمین میں اقتدار بخشا تھا جو تمہیں نہیں بخشا ان پر ہم نے آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے نیچے نہریں بہا دی مگر جب انہوں نے کفران نعمت کیا تو ہم نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں تباہ کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے دور کی قوموں کو اٹھایا۔

تو جب قومیں گناہ کرتی ہیں گناہوں میں پڑ جاتی ہیں تو وہاں سے نعمتوں کا زوال شروع ہو جاتا ہے کفرانِ نعمت نعمتوں کے زوال کا سبب بنتا ہے۔

آیت نمبر:07تا10

* اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم تمہارے اوپر کوئی کاغذ میں لکھی لکھائی کتاب اتار دیتے اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی جنہوں نے حق کا انکار کیا ہے وہ یہی کہتے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

* کہتے ہیں کہ اس نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اگر کہیں ہم نے فرشتہ اتار دیا ہوتا تو اب تک تو فیصلہ ہو چکا ہوتا پھر انہیں کوئی مہلت نہ دی جاتی۔

* اور اگر ہم اس رسول فرشتے کو اتارتے یعنی اگر فرشتے کو اتارتے تب بھی ان سے انسانی شکل میں ہی اتارتے اور اسی طرح انہیں اسی شبے میں مبتلا کر دیتے جس میں وہ ابھی اس وقت موجود ہیں۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے مگر ان مذاق اڑانے والوں پر آخر کار وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اڑاتے ہیں۔

تو یہ جو مذاق اڑانا ہے نا جب بھی کوئی دین پر چلے گا اس کا مذاق اڑایا جائے گا اس لیے اس میں گھبرانا نہیں چاہیے اگر انبیاء علیہ السلام کا مذاق اڑایا گیا تو ہم کیا چیزیں ہیں جب کوئی نقاب شروع کرے یا کوئی اسلام کی طرف آنا شروع کرے تو اس کو لازمی آزمائشیں ہوں گی کبھی گھر والوں کی طرف سے کبھی معاشرے کی طرف سے لیکن ساتھ میں پھر اللہ کی مدد بھی ضرور آ جاتی ہے اور پھر جو کام اللہ تعالیٰ کے لیے شروع کیا جائے اس کو دنیا کے لوگوں کی باتوں سے یا مذاق سے نہیں ختم کرنا چاہیے اور پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے دنیا میں اور ساتھیوں کے ذریعے ہماری مدد بھی کر دیتے ہیں کہ جیسے میرے ساتھ ایک ساتھی تھیں انہوں نے نقاب شروع کیا تو ساتھ دوسرے لوگ ظاہر ہے مذاق بنانے والے بھی

ہوتے ہیں کسی نے مذاق بنایا تو وہیں پہ ان کی ایک اور ساتھی نے کہا کہ اگر آپ کو ہدایت نہیں ملی تو جس کو نیکی اور ہدایت کی توفیق ملی ہے کم از کم اس کا مذاق تو نہ بنائیں تو جو ساتھی جنہوں نے نقاب شروع کیا تو انہیں خود بولنا بھی نہیں پڑا۔

تو اس لیے جب دین کے راستے پہ چلیں تو وہاں پہ مذاق اڑانے والے ملیں گے لیکن ان سے گھبرانا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے راستے پہ ثابت قدمی اختیار کرنی ہے۔

آیت نمبر:11 تا 12

* ان سے کہو ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے۔

* ان سے پوچھو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے کہو سب کچھ اللہ ہی کا تو ہے اس نے اپنے رحم کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی جو رحمت ہے وہ ہر شے پہ غالب ہے۔ اس اللہ تعالیٰ سے اللہ کی رحمت کا سوال کرنا چاہیے

* قیامت کے روز وہ تم سب کو ضرور جمع کرے گا یہ بالکل ایک غیر مشتبہ حقیقت ہے مگر جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود تباہی کے خطرے میں مبتلا کر لیا ہے وہ اس بات کو نہیں مانتے۔

وہ اس بات پہ نہیں ایمان رکھتے۔

آیت نمبر:13 تا 14

* رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے میں جو کچھ ٹھہرا ہوا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

* کہو اللہ کو چھوڑ کر کیا میں کسی اور کو اپنا سرپرست بنا لوں اس اللہ کو چھوڑ کر جو زمین اور آسمان کا خالق ہے اور جو روزی دیتا ہے روزی لیتا نہیں ہے۔ کہو مجھے تو یہی حکم دیا گیا کہ میں سب سے پہلے مسلمان ہو جاؤں۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ:

میں ایک اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جو اکیلا ہے وہ اللہ کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو تم اسی اللہ کو پکارتے ہو کہ جب تم رستہ بھول جاتے ہو تو وہی رستہ دکھاتا ہے جب تم پر قحط سالی آتی ہے تو وہی رزق دیتا ہے

تو اس اللہ کو چھوڑ کر کیا کوئی دوسرا الہ بنایا جا سکتا ہے؟

آیت نمبر: 15 تا 16

* کہو اب اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ڈرتا ہوں ایک بڑے ہولناک دن سے کہ کہ مجھے سزا بھگتنی پڑے گی۔

* اس دن جو سزا سے بچ گیا اس پر اللہ نے بڑا ہی رحم کیا اور یہ ہی نمایاں کامیابی ہے۔

آیت نمبر: 17 تا 18

* اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچا سکے اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

* وہ اپنے بندوں پر کل اختیارات رکھتا ہے وہ دانا اور باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ اگر کسی بندے پہ کوئی رحمت نازل کرنا چاہیں کوئی کرم کرنا چاہیں تو پوری دنیا اگر زور لگائے اس نعمت کے نہ ملنے پہ کہ اس نعمت کو روکنے کے لیے پوری دنیا بھی زور لگائے تو وہ اس کو روک نہیں سکتی۔ اور اگر پوری دنیا کوئی نعمت کسی بندے کو دینا چاہے اور اللہ تعالیٰ وہ نعمت اس بندے کو عطا نہ کرنا چاہیں تو کوئی دنیا کی طاقت اس بندے تک وہ نعمت نہیں پہنچا سکتی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کو یہ توکل و بھروسہ رکھنا چاہیے جو نقصان ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اور جو بھلائی ہے وہ بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

آیت نمبر: 19 تا 20

* ان سے پوچھو کس کی گواہی سب سے بڑھ کر ہے کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے تاکہ تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے سب کو خبردار کر دوں۔ کیا واقعی تم لوگ یہ شہادت دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہیں کہہ دو میں تو اس کی شہادت ہرگز نہیں دے سکتا کہہ دو خدا تو وہی ایک ہے اور میں اس شرک سے قطعی بیزار ہوں جس میں تم مبتلا ہو۔

* جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس بات کو اس طرح غیر مشتبی طور پر پہچانتے ہیں جیسے ان کو اپنے بیٹوں کی پہچان ہے۔

جیسے اپنے بیٹوں کو پہچاننے میں کوئی شک نہیں ہے ایسے ہی قرآن پاک کو پہچاننے میں ان اہل کتاب کو کوئی شک نہیں ہے۔

* مگر جنہوں نے اپنے آپ کو خود خسارے میں ڈال دیا ہے وہ اس بات کو نہیں مانتے۔

آیت نمبر:21تا23

* اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کا جھوٹ باندھے یا اللہ کی نشانیوں کو جھٹلائے یقیناً ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔

* جس روز ہم ان سب کو جمع کریں گے اور مشرکوں سے پوچھیں گے کہ اب وہ تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریک کہاں ہیں جن کو تم اپنا خدا سمجھتے تھے۔

* تو وہ اس کے سوا کوئی فتنہ نہ اٹھا سکیں گے کہ قسم کھا کے کہیں گے کہ اے ہمارے آقا تیری قسم ہم ہرگز مشرک نہ تھے۔

ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے وہاں پہ یہ مشرک جھوٹ بولنے لگ جائیں گے۔

آیت نمبر:24

* دیکھو اس وقت یہ کس طرح اپنے اوپر جھوٹ گھڑ لیں گے اور وہاں ان کے سارے بناوٹی خدا گم ہو جائیں گے۔

جن کو انہوں نے دنیا میں خدا بنایا تھا وہ سب وہاں پہ ان سے گم ہو جائیں گے۔

آیت نمبر:25

* ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو کان لگا کر تمہاری بات سنتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں جس کی وجہ سے ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے کہ اس بوجھ کی وجہ سے وہ خود سن نہیں پاتے وہ اور کوئی نشانی دیکھ لے اس پر ایمان لا کر نہ دیں گے حد یہ ہے کہ جب وہ تمہارے پاس آکر تم سے جھگڑتے ہیں تو ان میں سے جن لوگوں نے انکار کا فیصلہ کر لیا ہو تو ساری باتیں سننے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ پرانی داستانوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

جو گنہگار دل ہیں ان کو حق دکھائی نہیں دیتا ان کے دلوں میں کینہ بغض اس قدر ہوتا ہے کہ ان کے دلوں پہ زنگ لگ جاتا ہے پھر ان کو حق بات سمجھ ہی نہیں آتی تو ایسے میں تو کوئی ان کو ہدایت نہیں دے سکتا۔

آیت نمبر:26تا27

* وہ اس حق کو قبول کرنے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں حالانکہ دراصل وہ خود اپنی ہی تباہی کا سامان کر رہے ہیں مگر انہیں اس بات کا شعور نہیں۔

* کاش تم اس وقت ان کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں شامل ہو جائیں۔

وہاں پہ جا کے تو جب ان کے نفاق سامنے آ جائے گا جب اپنا انجام دیکھ لیں گے تو اس وقت کاش کرنے لگیں گے کہ کاش دنیا میں واپس بھیجے جائیں لیکن وہاں سے کسی کی واپسی نہیں ہے۔

آیت نمبر:28تا29

* درحقیقت یہ بات وہ محض اس وجہ سے کہیں گے کہ جس حقیقت پر انہوں نے پردہ ڈال رکھا تھا۔

یعنی اپنے نفاق پر منافقت پر

* وہ اس وقت بے نقاب ہو کر ان کے سامنے آ چکی ہو گی ورنہ اگر انہیں سابقہ زندگی کی طرف واپس لوٹا یا جائے تو یہ پھر وہی سب کچھ کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا ہے وہ تو ہیں ہی جھوٹے۔

* آج یہ لوگ کہتے ہیں زندگی جو کچھ بھی ہے بس یہی دنیا کی زندگی ہے اور ہم مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

مکہ کے جو کافر اور مشرکین تھے ان کا یہی عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد تو کوئی آخرت کی زندگی ہے ہی نہیں۔

آیت نمبر:30

* کاش وہ منظر تم دیکھ سکو جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اس وقت ان کا رب ان سے پوچھے گا کیا یہ حقیقت نہیں ہے وہ کہیں گے ہاں اے ہمارے رب یہ حقیقت ہی ہے یہی سچ ہے وہ فرمائے گا اچھا تو اب اپنے اس انکار کی پاداش کا مزہ چکھو۔

جو دنیا میں انکار کیا تھا جو دنیا میں کفر کیا تھا اب اس کا مزہ چکھو۔

آیت نمبر:31تا32

* نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے اپنی ملاقات کی اطلاع کو جھٹلایا اسے جھوٹا سمجھا جب اچانک وہ گھڑی آ جائے گی تو یہی لوگ کہیں گے افسوس ہم سے اس معاملے میں بڑی کمی کوتاہی ہوئی اور

ان کا حال یہ ہو گا کہ یہ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے دیکھو کیسا برا بوجھ جو یہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

* اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جس سے اللہ محبت کرے یا علم سیکھنے والے کے یا علم سکھانے والے کے تو دنیا کی تو اتنی سی حقیقت ہے یہ تو صرف کھیل تماشہ ہے۔

* حقیقت میں آخرت ہی کا مقام ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہوں پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہ لو گے۔

آیت نمبر:33 تا 34

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان سے تمھیں رنج ہوتا ہے لیکن یہ لوگ تمھیں نہیں جھٹلاتے بلکہ دراصل یہ ظالم لوگ اللہ کی آیات سے انکار کر رہے ہیں۔

* تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں مگر اس تکذیب پر اور ان اذیتوں پر جو انہیں پہنچائی گئی انہوں نے صبر کیا۔

تو دین کے راستے پر صبر کرنا بہت ضروری ہے اگر انبیاء علیہ السلام کو صبر کی تلقین کی جا رہی ہے تو ہمارے لیے تو اس میں بہت ہی زیادہ ضرورت ہے کہ ہم اپنے اندر صبر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اکثر ایمان بھی صبر کرنا اور نرمی کرنا ہے اور صبر کرنے والے کے ساتھ اللہ کی مدد ہو جاتی ہے۔

* یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی اللہ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اور پچھلے رسولوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تمھیں پہنچ ہی چکی ہیں۔

آیت نمبر:35تا36

* تاہم اگر ان لوگوں کی بے رخی تم سے برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم نے کچھ زور ہے تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈو یا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے پاس کوئی نشانی لانے کی کوشش کرو اگر اللہ چاہتا ہے تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر سکتا تھا لہذا نادان مت بنو۔

* دعوتِ حق پر لبیک وہی لوگ کہتے ہیں جو سننے والے ہیں اور جہاں تک بات ہے مردوں کی تو اللہ تو انہیں بس قبروں سے ہی اٹھائے گا اور پھر وہ اللہ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔

جو جو ہدایت نہیں قبول کرتے وہ اللہ کی نظر میں مردوں جیسے ہیں، جیسے قبر میں پڑا ہوا انسان ہو۔

آیت نمبر:37تا41

* یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کوئی معجزہ کیوں نہیں اترا کہو نشانی اتارنے کی ساری طاقت تو اللہ کے پاس ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ نادانی میں مبتلا ہیں۔

* زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو یہ سب تمہاری ہی طرح کے انواع ہے ہم نے ان کی تقدیر کے نوشے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی پھر یہ سب اپنے رب کی طرف سمیٹے جاتے ہیں۔

* مگر جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگا دیتا ہے۔

* ان سے کہو ذرا غور کر کے بتاؤ اگر کبھی تم پر اللہ کی طرف سے کوئی مصیبت کوئی عذاب آ جاتا یا آخری گھڑی آ پہنچتی ہے تو کیا اس وقت تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہو بولو اگر تم سچے ہو۔

* اس وقت تو تم صرف اللہ کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو تم پر سے ٹال دیتا ہے ایسے موقعوں پر تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو بھول جاتے ہو۔

تو تکلیف کے موقع پر مصیبت کو ٹالنے کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیے۔

یوسف اسلام جنھوں نے اسلام قبول کیا تھا وہ جب اپنے اسلام لانے کا قصہ سناتے ہیں تو اس میں بھی وہ بتاتے ہیں کہ جب ان کا بحری جہاز سمندر میں ڈوب رہا تھا تو انہوں نے صرف اس وقت واحد اللہ کو پکارا پہلے ان کا نام کیا ہے سٹیفن تھا تو اس وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ اگر آج زندگی مل گئی تو میں ضرور آپ کی ہدایت ڈھونڈنے کی کوشش کروں گا۔ تو یہاں سے پتہ یہ چلتا ہے کہ یہ جتنے مشرک بھی ہیں اور جو ایک سے زیادہ خداؤں کو پکارنے والے ان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ واحد اللہ کو پکارنا شروع ہو جاتے ہیں۔

آیت نمبر:42

* تم سے پہلے بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول بھیجے اور ان قوموں کو مسائل میں مبتلا کیا تا کہ وہ عاجزی کے ساتھ ہمارے سامنے جھک جائیں۔

تو جو تکلیف اللہ کی طرف راغب کرنے والی ہو وہ ایک آزمائش ہوتی ہے اللہ کی طرف سے نعمت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اکثر ہی قوموں کو مصیبت میں ڈال دیتے ہیں کہ اس قوم کے بندے اللہ کے سامنے عاجزی کریں۔

آیت نمبر:43 تا 44

* پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو کیوں نہ انہوں نے عاجزی تیار کی مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گے اور شیطان نے ان کو یقین دلایا کہ جو کچھ تم کر رہے ہو بہت اچھا کر رہے ہو۔

* پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی بھلا دیا تو ہم نے ہر طرح کی خوشحالیوں کے دروازے ان کے لیے کھول دیے۔

مزید آزمائش میں ڈال دیا۔

* یہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں میں جو انہیں عطا کی گئیں تھیں خوب مگن ہو گئے تو اچانک ہم نے انہیں پکڑ لیا اور اب حال یہ تھا کہ وہ ہر خیر سے مایوس ہو چکے تھے۔

تو اللہ جب کسی پہ زمین کھول دے اور اس کو سمجھ ہی نہ آئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اتنی دنیا اور اتنا مال و متاع کس وجہ سے دے رہے ہیں اور وہ اللہ کی طرف نہ پلٹے اور اس کو اللہ کی تدبیر کی سمجھ نہ آئے تو وہ بڑا بدنصیب انسان ہے۔ پھر جب اسے اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں واپس لیتے ہیں تو وہ شیطان اس کو ہر چیز سے مایوس کر دیتا ہے۔

آیت نمبر:45

* اس طرح ان لوگوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی گئی تھی جنھوں نے خود پہ ظلم کیا تھا اور تعریف اللہ رب العالمین کے لیے جو تمام جہان والوں کا رب ہے۔

ظالموں کی ہلاکت میں بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنی چاہیے کہ ظالموں سے اللہ تعالیٰ نے زمین کو پاک کر دیا۔

آیت نمبر:46 تا 48

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر اللہ تمہاری بینائی اور سماعت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا اور کون سا خدا ہے جو یہ قوتیں تمہیں واپس دلا سکتا ہے دیکھو کس طرح ہم بار بار اپنی نشانیاں ان کے سامنے پیش کرتے ہیں پھر یہ کس طرح منہ موڑ جاتے ہیں۔

* کہو کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ کی طرف سے اچانک یا اعلانیہ تم پر عذاب آ جائے تو کیا ظالم لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک ہو گا۔

* ہم جو رسول بھیجتے ہیں تو اسی لیے بھیجتے ہیں کہ وہ نیک لوگوں کو خوشخبری دینے والے اور بد کرداروں کے لیے ڈرانے والے ہوں پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور اپنے عمل طرزِ عمل کی اصلاح کر لیں نیک اعمال کریں تو ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہو گا۔

ایمان کے ساتھ عمل صالح ضروری ہیں۔

آیت نمبر:49تا54

* اور جو ہماری آیات کو جھٹلائیں تو وہ اپنی نافرمانیوں کی پاداش میں سزا بھگت کر رہیں گے۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے پھر ان سے پوچھو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا ہدایت والا اور بغیر ہدایت والے برابر ہو سکتے ہیں کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اس وحی کے ذریعے ان لوگوں کو نصیحت کرو جو اس بات کا خوف رکھتے ہوں کہ اپنے رب کے سامنے کبھی اس حال میں پیش کیے جائیں گے کہ اس کے سوا وہاں کوئی مددگار نہ ہو گا نہ کوئی دوست ہو گا یا ان کی سفارش کرے شاید اس نصیحت سے وہ تقویٰ کا راستہ اختیار کریں۔

* اور جو لوگ اپنے رب کو رات و دن کو پکارتے رہتے ہیں اور اللہ کی خوشنودی کی طلب میں لگی ہوئے ہیں انہیں اپنے سے دور نہیں کرو ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بوجھ تم پر نہیں ہے اور تمہارے حساب میں سے کسی چیز کا بار تم پر نہیں ہے اس پر بھی اگر تم انہیں دور پھینکو گے تو ظالموں میں شمار ہو گے۔

* دراصل ہم نے اس طرح ان لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں کیا یہی ہیں وہ لوگ جن پر ہمارے درمیان اللہ نے فضل کیا ہوا ہے ہاں کیا خدا اپنے شکر گزار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا۔

* جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو تم پر سلامتی ہو تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے یہ اس کا رحم ہی تو ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے۔

تو جیسے ہی غلطی ہو جیسے ہی گناہ ہو جائے تو پہلے ندامت اور اس کے بعد توبہ کرنا ضروری ہے اور توبہ کے بعد اپنی اصلاح بھی ضروری ہے نہ کہ گناہوں کو بار بار دہرایا جائے۔

آیت نمبر:55تا57

* اس طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ بالکل نمایاں ہو جائے۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو کہ تم لوگ اللہ کے سوا جن دوسروں کو پکارتے ہو ان کی بندگی کرنے سے مجھے منع کیا گیا ہے کہو میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا اگر میں نے ایسا کیا تو میں گمراہ ہو گیا راہ راست پانے والوں میں سے پھر میں نہ رہا۔

* کہو میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل دیا گیا ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے تم نے حق کو جھٹلا دیا اور میں تمہارے جھوٹے خداؤں کی پیروی کروں اب میرے اختیار میں بہت چیز نہیں جس کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو۔

* یعنی عذاب کی اہل مکہ بار بار عذاب کی جلدی مچاتے تھے کہ جس عذاب سے ڈرا رہے ہو اس کو لے آؤ۔

* فیصلے کا سارا اختیار تو اللہ ہی کو ہے وہی حق بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:58 تا59

* کہو اگر کہیں وہ چیز میرے اختیار میں ہوتی جس کی تم جلدی مچا رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا مگر اللہ زیادہ جانتا ہے کہ ظالموں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے۔

* اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا سمندر اور خشکی میں جو کچھ ہے سب سے وہ واقف ہے میں درخت سے جھڑنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں ہے جس کا اسے علم نہ ہو۔

کتنا باریک علم ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ددخت کے پتوں کے گرنے کا علم بھی اللہ کے پاس ہے۔

* زمین کے تاریک پردوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جس سے وہ باخبر نہ ہو خشک اور تر سب کچھ ایک کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

آیت نمبر:60 تا62

* وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے

یعنی نیند سلا دیتے ہیں نیند موت کی بہن ہے۔

* اور دن کو جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ جانتا ہے پھر دوسرے روز وہ تمہیں اسی کاروبارِ دنیا میں واپس بھیج دیتا ہے تاکہ زندگی کی مقرر مدت پوری ہو آخر کار اسی اللہ کی طرف تمہارا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔

* وہ اپنے بندوں پر پوری قدرت رکھتا ہے اور تم پر نگرانی کرنے والے فرشتے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو اس کے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی جان نکال لیتے ہیں اور اپنا فرض انجام کر دینے میں ذرا سی کوتاہی نہیں برتتے۔

* پھر سب کے سب اللہ اپنے حقیقی آقا کی طرف واپس چلے جاتے ہیں خبر دار ہو جاؤ فیصلے کے سارے اختیارات اللہ ہی کو حاصل ہیں اور وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جب مومن بندہ دنیا سے جاتا ہے تو اس کی روح کو نکالنے کے لیے بہت خوبصورت اور رحمت کے فرشتے آتے ہیں جو جنت اور خوشبو والا کفن لے کے آتے ہیں اور اس کی روح بہت تیزی سے نکل جاتی ہے۔

آیت نمبر:63 تا 68

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پوچھو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں کون تمہیں خطرات سے بچاتا ہے کون ہے جس سے تم مصیبت کے وقت گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں مانگتے ہو کس سے کہتے ہو کہ اگر اس بلا سے تو نے ہم کو بچالیا تو ہم ضرور تیرے شکر گزار بنیں گے۔

* کہو اللہ تمہیں اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے پھر تم اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہو۔

* کہو وہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر کر ایک گروہ کو دوسرے گروہ کی طاقت کا مزہ چکھوا دے۔

یعنی جنگ مسلط کر دے

* دیکھو ہم کس طرح بار بار مختلف طریقوں سے اپنی نشانیاں ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں حقیقت کو سمجھ سکیں شاید کہ یہ حقیقت کو سمجھ سکیں۔

* تمہاری قوم اس کا انکار کر رہی ہے حالانکہ یہی سچ ہے ان سے کہہ دو کہ میں تم پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

* ہر خبر کے ظہور میں آنے کا ایک وقت مقرر ہے عنقریب تم کو خود معلوم ہو جائے گا۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر نقطہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں۔

تو جہاں کہیں قرآن پاک پہ بحث ہو رہی ہو اعتراضات کیے جا رہی ہوں اس کے احکامات پہ وہاں پہ نہیں بیٹھنا چاہیے اور نہ ہی انہیں جواب دینے چاہئیں بلکہ وہاں سے ہٹ جانا چاہیے

* اگر کبھی شیطان تمہیں بھلاوے میں ڈال دے تو جس وقت تمہیں اس غلطی کا احساس ہو جائے اس کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔

آیت نمبر:69 تا71

* ان کے حساب میں سے کسی چیز کی ذمہ داری پرہیز گار لوگوں پر نہیں ہے البتہ نصیحت کرنا ان کا فرض ہے شاید کہ وہ غلط راستے سے بچ جائیں۔

* چھوڑ دو ان لوگوں کو جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا ہے اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے ہاں مگر یہ قرآن سنا کر نصیحت کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے کیے کر توتوں کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے اور پھر اللہ سے بچانے والا کوئی مددگار اور سفارشی اس کے لیے نہ ہو اور اگر وہ ہر ممکن چیز فدیے میں دے کر چھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کی جائے گی کیونکہ ایسے لوگ خود اپنی کمائی کے نتیجے میں پکڑے جائیں گے ان کو کھولتا ہوا پانی پینے کو اور دردناک عذاب بھگتنے کو ملے گا۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پوچھو کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان اور جبکہ اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا چکا ہے تو کیا اب ہم الٹے پاؤں پھر جائیں کیا ہم اپنا حال اس شخص کا سا کر لیں جسے شیطانوں نے صحرا میں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران و پریشان پھر رہا ہو

حالانکہ اس کے ساتھی اسے پکار رہے ہوں ادھر آؤ سیدھی راہ ادھر موجود ہے کہو حقیقت میں رہنمائی تو صرف اللہ کی ہی رہنمائی ہے ہدایت تو صرف اللہ کی دی ہوئی ہدایت ہے اور اس کی طرف سے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ مالک کائنات کے سامنے اطاعت کے ساتھ سر جھکا دیں۔

آیت نمبر:72تا75

* نماز قائم کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو اسی کی طرف تم سب سمٹ جاؤ گے۔

* وہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا جس دن وہ کہے گا کہ حشر برپا ہو جا اس دن حشر برپا ہو جائے گا اس کی بات سچ ہے اور جس روز صور پھونکا جائے گا اس روز بادشاہی صرف اسی کے لیے ہو گی وہ غیب اور شہادت ہر چیز کا عالم ہے وہ دانا باخبر ہے۔

* ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو۔* قرآن پاک میں تقریبا 20 مرتبہ ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

* ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو جبکہ اس نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا کیا تم بتوں کو خدا بناتا ہے میں تو تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔

* ابراہیم کو ہم اسی طرح زمین اور آسمانوں کا نظام سلطنت دکھاتے تھے اور اس لیے دکھاتے تھے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

ابراہیم علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے دوست تھے یکسو مسلمان تھے اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے تھے اور وہ شرک سے مکمل طور پر بیزار تھے تو وہ اپنے باپ سے کہہ رہے ہیں کہ کیا آپ بتوں کی پوجا کرتے ہیں بتوں کو خدا بناتے ہیں۔

آیت نمبر:76تا80

* پھر جب رات اس پر طاری ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا اور کہا یہ میرا رب ہے مگر جب وہ ڈوب گیا تو بولا ڈوب جانے کو تو میں پسند نہیں کرتا۔

* پھر جب چاند چمکتا نظر آیا تو کہا یہ ہے میرا رب مگر جب چاند بھی ڈوب گیا تو کہا اے میرے رب تو نے اگر میری رہنمائی نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں شمار ہو جاؤں گا۔

* پھر جب سورج کو روشن دیکھا تو کہا یہ ہے میرا رب یہ سب سے بڑا ہے مگر جب سورج بھی ڈوب گیا تو ابراہیم علیہ السلام پکار اٹھے اے میری قوم کے لوگوں میں ان سب سے سیاروں سے بیزار ہوں جنہیں تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔

* میں تو یکسو ہو کر اپنا رخ صرف اس ہستی کی طرف کرتا ہوں جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

* اس کی قوم اس سے جھگڑا کرنے لگی تو اس نے قوم سے کہا کیا تم لوگ اللہ کے معاملے میں مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ اس نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے اور میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے نہیں ڈرتا ہاں اگر میرا رب کچھ کرنا چاہے تو وہ ضرور ہو سکتا ہے میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے کہ پھر کیا تم ہوش میں نہیں آؤ گے نصیحت نہیں پکڑو گے۔

آیت نمبر: 81 تا 82

* اور آخر میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے کیسے ڈروں جبکہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو خدائی میں شریک بناتے ہوئے اللہ سے نہیں ڈرتے ہو۔ * تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو تو میں تمہارے پتھروں سے ڈروں۔

* جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں کی ہم دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ بے خوفی اور اطمینان کا مستحق ہے بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔

* حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور ہدایت پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔

ظلم سے کیا یہاں مراد ہے شرک۔

آیت نمبر:83تا84

* یہ تھی ہماری وہ حجت جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا کی ہم جسے چاہتے ہیں بلند مرتبے عطا کرتے ہیں حق یہ ہے کہ تمہارارب نہایت دانااور علیم ہے۔

* پھر ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد دی۔* جب نیک اعمال کریں تو پھر اولاد بھی نیک ملتی ہے۔

اور ہر ایک کو ہدایت دی وہی ہدایت جو اس سے پہلے نوح علیہ السلام کو دکھائی تھی اور ابراہیم کی نسل پہ ہم نے داؤد سلیمان ایوب یوسف موسی اور ہارون کو بھیجا اور اس طرح ہم نیکوکاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔

آیت نمبر:85تا90

* انہی کی اولاد سے زکریا یحیی عیسیٰ اور الیاس کو بھیجااور ان میں سے ہر ایک صالح تھا۔

* انہی کی اولاد میں سے اسماعیل یسع یونس اور لوط کو بھیجا ان میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔

* نیز ان کے اباؤاجداد اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بہتوں کو ہم نے بہت نعمتوں سے نوازاانہیں اپنی خدمت کے لیے چن لیااور سیدھے راستے کی طرف ان کی رہنمائی کی۔

* یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتاہے رہنمائی کرتاہے لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیاہوتاتو ان کے سب اعمال برباد ہو جاتے۔

* یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی اب اگر یہ لوگ اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں تو پرواہ نہیں کہ ہم نے کچھ اور لوگوں کو یہ نعمت سونپ دی ہے جو اس منکر نہیں ہیں۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی لوگ اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں انہی پیغمبروں کے راستے پر تم چلو کہہ دو کہ میں اس کام میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔

دنیاوالوں سے کیااجر لینا اجر تو صرف اللہ کی ذات دے سکتی ہے۔

* یہ تو ایک عام نصیحت ہے تمام جہان والوں کے لیے۔

آیت نمبر:91

* اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اللہ کی قدر کرنے کا حق تھا اور جب کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا ہے۔

یعنی ایسی عجیب عجیب باتیں کرتے تھے۔

* ان سے پوچھو پھر وہ کتاب جسے موسیٰ لایا تھا جو تمام انسانوں کے لیے روشنی نور اور ہدایت تھی جسے تم پارہ پارہ کر کے رکھتے ہو کچھ دکھاتے ہو اور اس میں سے بہت کچھ چھپا جاتے ہو اور جس کے ذریعے سے تم کو وہ علم دیا گیا تھا جو تمہیں پہلے حاصل نہ تھا اور نہ تمہارے باپ دادا کو۔ آخر اس کا نازل کرنے والا کون تھا بس اتنا کہہ دو کہ اللہ ہی نے اتارا ہے پھر انہیں اپنی دلیل بازیوں سے کھیلنے کے لیے چھوڑ دو۔

آیت نمبر:92تا93

* یہ قرآن ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے بڑی ہی خیر وبرکت والی کتاب ہے اس چیز کی تسبیح کرتی ہے جو اس سے پہلے آئی تھی اور اس لیے نازل کی گئی ہے کہ اس کے ذریعے سے تم بستیوں کے اس مرکز مکہ اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو خبر دار کر دو جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں وہ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور ان کا حال یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

* اور اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور کہے مجھ پر وحی آئے ہے۔* یعنی جھوٹی نبوت کا دعوی کرے۔

* حالانکہ اس پر کوئی وحی نازل نہیں کی گئی یا جو اللہ کی نازل کردہ چیز کے مقابلے میں کہے کہ میں بھی ایسی چیز نازل کر کے دکھادوں گا کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جبکہ وہ سکرات موت میں ڈبکیاں کھارہے ہوں گے اور فرشتے ہاتھ بڑھابڑھا کر کہہ رہے ہوں گے کہ لاؤ نکالو اپنی جان آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق باتیں بنایا کرتے تھے اور اللہ کی آیات کے مقابلے میں سرکشی کرتے تھے اور تکبر کرتے تھے۔

احادیث میں آتا ہے

کہ جب کافر کی موت آتی ہے تو دو سیاہ خوفناک چہرے والے فرشتے اس کی جان نکالنے کے لیے آتے ہیں جن کو دیکھ کے روح جسم میں آگے پیچھے بھاگنا شروع ہو جاتی ہے کہ مجھے نہ پکڑو مجھے نہ پکڑو بہر حال جب اس کی روح نکال چکتے ہیں تو اس کے بعد وہ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا

آیت نمبر:94تا99

* لو اب تم ویسی تن تنا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ اکیلے پیدا کیا تھا جو کچھ ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا وہ سب تم چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سے سفارشیوں کو بھی نہیں پاتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا اللہ کی ہاں بہت کچھ حصہ ہے تمہارے آپس کے سب رابطے ٹوٹ گئے اور وہ تم سے گم ہو چکے ہیں جن کا تم وہم رکھتے تھے۔

* دانے اور گھٹلی کو پھاڑنے والا اللہ ہے وہی اللہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہی مردہ کو زندہ سے خارج کرتا ہے اور یہ سارے کام کرنے والا تو اللہ ہے پھر تم کدھر بہکے چلے جاتے ہو۔

* رات کو چاک کر کے صبح کو وہی نکالتا ہے اسی نے رات کو سکون بنایا اسی نے چاند اور سورج کے طلوع و غروب کا حساب مقرر کیا ہے یہ سب اسی زبردست قدرت اور علم رکھنے والے کی ٹھہرائے ہوئے اندازے ہیں۔

* اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا دیکھو ہم نے نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہوں۔

* اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر ہر ایک کے لیے ایک جائے قرار ہے اور ہر ایک کے لیے ایک قوم پہ جانے کی جگہ ہے یہ نشانیاں ہم نے واضح کر دی ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہوں۔

* وہی اللہ ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا اور پھر اس کے ذریعے سے ہر طرح کی نباتات اگائی اور پھر سے ایسے ہرے ہرے کیے تو درخت پیدا کیے پھر ان سے تہہ بہ تہہ چڑھے ہوئے دانے نکالے اور کھجوروں کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کیے جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں اور انگور زیتون اور انار کے باغ لگائے جن کے پھل ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور ایک دوسرے سے خصوصیات میں جدا جدا بھی ہیں یہ درخت جب پھلتے ہیں تو ان میں پھل آنے اور پھر ان کے پکنے کی کیفیت پر ذرا غور سے دیکھو ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔

پہلے وہ اللہ تعالیٰ سے نشانیاں مانگ رہے تھے تو یہاں بھی اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ یہ نشانیاں ان میں غور و فکر کرو۔

آیت نمبر:100 تا110

* اس پر بھی ان لوگوں نے جنہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرا دیا حالانکہ اللہ ہی سب کا خالق ہے اور بے جان ہیں وہ جو اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں بناڈالیں حالانکہ وہ پاک ہیں ان سب باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں۔

* وہ تو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والے اس کا کوئی بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس کا تو کوئی شریک زندگی ہی نہیں ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

* یہ ہے اللہ کی کتاب کوئی خدا اللہ کے سوا نہیں ہر چیز کا خالق وہی ہے لہذا اسی کی بندگی کرو اور اسی کے لیے ہر چیز ہے۔

* نگاہیں اس کو نہیں پا سکتی اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے وہ نہایت باریک بین اور خبر دار ہے باخبر ہے۔

* دیکھو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں آچکیں اب جو بینائی سے کام لے وہ اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود اپنا ہی نقصان اٹھائے گا میں تم پر پر کوئی محافظ نہیں ہوں۔

* اس طرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں اور اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ کہیں کہ تم یہ کسی سے پڑھ آئے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس وحی کی پیروی کیے جاؤ جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے کیونکہ اس ایک رب کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ اور ان مشرکین کے پیچھے نہ پڑو ان سے اعراض برتو۔

* اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو وہ خود ایسا بندوبست کر سکتا تھا کہ یہ لوگ شرک نہ کرتے تم کو ہم نے ان پر پاسبان مقرر نہیں کیا اور نہ ہی تم ان کی ذمہ دار ہو۔

* اور اے ایمان والو یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو ایسا نہ ہو کہ یہ شرک میں اتنے بڑھ جائیں کہ جہالت کی بنا پر تمہارے اللہ کو گالیاں دینے لگیں ہم نے تو اسی طرح ہر گروہ کے

لیے اس کے عمل خوشنما بنا دیے ہیں پھر انہیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹ کر آنا ہے اس وقت وہ ہمیں بتائے گا کہ وہ کیا عمل کرتے رہے۔

* یہ لوگ بڑی بڑی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر کوئی نشانی ہمارے سامنے آ جائے تو ہم اس پر ایمان لے آئیں گے۔

حالانکہ اللہ کی اتنی نشانیاں اللہ نے خود بیان فرما دی ہیں۔

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں کیسے سمجھایا جائے کہ اگر نشانیاں آ بھی جائیں تو یہ ایمان لانے والے نہیں۔

* ہم اسی طرح ان کے دل و نگاہوں کو پھیر رہے ہیں جس طرح یہ پہلی مرتبہ اس پر ایمان نہیں لائے تھے ہم انہیں ان کی سرکشی ہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑے دیتے ہیں۔

اے اللہ تعالیٰ ہمیں سرکش اور متکبر ہونے سے محفوظ رکھنا ہمیں سرکشی اور تکبر سے بچانا۔

و آخر و دعونا ان الحمدللہ رب العالمین

سبحانک اللھم وبحمدک نشھد ان لا الہ الا انت نستغفرک ونتوب الیک۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409)

Sadia Alam (+92 333 -1305574)